www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں

نام کتاب: مترادفات القرآن مع الفروق اللغویۃ

مصنف: مولانا عبدالرحمان کیلانیؒ

طبع دہم: مئی 2009ء

تعداد: 1100

زیر سرپرستی: ڈاکٹر حبیب الرحمان کیلانی

زیر اہتمام: پروفیسر نجیب الرحمان کیلانی فون:7844157

ناشر: ڈاکٹر حافظ شفیق الرحمان کیلانی۔ انجینئر حافظ عتیق الرحمان کیلانی

مطبع: انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت: 450 روپے

ناشر: **مکتبۃ السلام** سٹریٹ نمبر20، وسن پورہ لاہور

فون: 7844157-7280943

www.KitaboSunnat.com

ڈسٹری بیوٹر

دارالسلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور

لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

DARUSSALAM

ھیڈ آفس ومرکزی شوروم | 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور

فون: 711 1023 , 711 0081 , 723 2400 , 724 0024 فیکس: 735 4072

E-mail: darussalampk@hotmail.com Website: www.dar-us-salam.com

شوروم اردو بازار | اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 712 0054 فیکس: 732 0703

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶- آگ کا جلنا۔ جلانا

کے لیے قرآن کریم میں قَدَحَ ، اَوْرَیٰ (وری)، (اِستوقد اور اوقد، قبس، سُعّر (سعر) سُجّر اور تلظّی کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- قَدَحَ بالزند بمعنی چقماق سے آگ نکالنے کا ارادہ کرنا (منجد) گویا قَدَحَ کا لفظ صرف آگ نکالنے کی کوشش اور ارادہ تک محدود ہے۔

۲- اوری (وری)، وری الزند محاورہ ہے یعنی چقماق سے آگ کا شعلہ نکالنا (مف) اور وَرِیَ یَرِیْ کے معنی آگ کا شعلہ برآمد ہونا (ف ل ۲۸۸) چنانچہ قرآن کریم کی اس آیت :

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا (۱۰۰/۲) پھر (ان گھوڑوں کی قسم) جو پتھر پر نعل مار کر آگ نکالتے ہیں

میں قدح سے مراد پتھر پر نعل مارنا (کہ اس سے شعلہ پیدا ہو) اور (آری سے مراد شعلہ پیدا ہونا ہے۔ بعد ازاں لفظ اوری آگ جلانے کے معنوں میں عام استعمال ہونے لگا۔ خواہ وہ نباتاتی ایندھن سے ہو یا کسی دوسری چیز سے۔ قرآن میں ہے :

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ۔ (۵۶/۷۱-۷۲) بھلا دیکھو جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟

۳- اَوقد : وقد بمعنی آگ کا بھڑک اٹھنا (منجد) ابن فارس نے اس کے معنی کلمۃ تدل علی اشتعال النار بیان کیے ہیں (م ل) www.KitaboSunnat.com

اور اَوْقَدَ : آگ جلانے کے معنی میں آتا ہے جبکہ اس میں شعلے پیدا ہونے لگیں۔ جیسے :

فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا (۲۸/۳۸) (فرعون نے کہا) اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ لگا (کر اینٹیں پکا) دو پھر ایک اونچا محل بنا دو۔

اَوْقَدَ : کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے :

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ (۵/۶۴) جب کبھی یہ یہود) لڑائی کے لیے آگ لگاتے ہیں تو خدا اُسے بجھا دیتا ہے۔

اور اِسْتَوْقَدَ کے معنی ایندھن وغیرہ اکٹھا کر کے بہ تکلف آگ یا چراغ روشن کرنے کے ہیں (مف) ارشادِ باری ہے :

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَاۗءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (۲/۱۷) ان (منافقین) کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی۔ جب آگ نے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی۔

۴- قَبَسَ : بمعنی آگ کی چنگاری جو شعلہ سے لی جائے (مف) اور بمعنی آگ کو بصورت شعلہ لینا اور قَبَسَ بمعنی آگ کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲۴/۳۳)

اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو (بے شرمی سے) دنیاوی زندگی کے فوائد حاصل کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرنا۔

۳۔ اِجْتَنَبَ: کسی چیز سے دور رہ کر بچنا۔ ارشاد باری ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲۲/۳۰)

تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔

۴۔ اِسْتَعْصَمَ: کسی مضرت، خوف یا گناہ سے خود بچنا۔ قرآن میں ہے:

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ (۱۲/۳۲)

(زلیخا کہنے لگی) بیشک میں نے اسے (یوسفؑ کو) اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا۔

مندرجہ بالا الفاظ علاوہ حَذَرَ اور تَعَفَّفَ بھی بچنا کے معنوں میں قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں:

۵۔ حذر: کسی متوقع خطرہ سے بچاؤ کی خاطر چوکنا اور ہوشیار رہنا (مف م ل) ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ (۶۴/۱۴)

اے ایمان والو! تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن (بھی) ہیں۔ سو ان سے بچتے رہو۔

۶۔ تَعَفَّفَ: عَفَّ کے معنی حرام یا غیر مستحسن کام سے رکنا۔ پاکدامن رہنا اور تعفف کے معنی کوشش سے پاکدامن اور پارسا رہنا ہے (منجد م ا) قرآن میں ہے:

يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا (۲/۲۷۳)

ان کے نہ مانگنے کی وجہ سے ناواقف شخص ان کو غنی خیال کرتا ہے اور تم قیافے سے ان کو صاف پہچان لو کہ وہ (شرم کے سبب منہ پھاڑ کر اور لپٹ کر نہیں مانگتے۔

ماحصل: (۱) اِتَّقٰی اور تَقْوٰی: بُرے کاموں کی عقوبت سے ڈر کر ان بُرے کاموں سے بچنا۔

(۲) تَحَصَّنَ: نگہداشت اور حفاظت کر کے بچنا۔

(۳) اِجْتَنَبَ: کسی چیز یا کام سے دور رہ کر بچنا۔

(۴) اِسْتَعْصَمَ: کسی گناہ یا نقصان سے بچنا اور حفاظت رکھنا۔

(۵) حَذَرَ: آنے والے خطرہ سے ہوشیار رہنا اور بچنا۔

(۶) تَعَفَّفَ: غیر مستحسن اور حرام کاموں سے بہ تکلف بچنا۔ پاکدامن رہنا۔

۲۰ بچہ (لڑکا)

کے لیے اَجِنَّةٌ۔ وَلِيْدٌ، مَوْلُوْدٌ، وَلَدٌ، طِفْلٌ، صَبِيٌّ اور غُلَامٌ کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ اَجِنَّةٌ: جَنِيْنٌ کی جمع ہے۔ جَنَّ بمعنی کسی چیز کو ڈھانپ لینا اور پوشیدہ کرنا اور جنین وہ بچہ ہے جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو (فل ۹۰) ارشاد باری ہے:

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (۵۳/۳۲)

اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استمسك (مسك) اور درك کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- اَخَذَ: پکڑنے کے لیے یہ لفظ عام ہے۔ کسی چیز کو حاصل کر لینا یا احاطہ میں لے لینا (مف) اور یہ لفظ ظاہری اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) ظاہری لحاظ سے:

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي (۲۰/۹۴) — (ہارونؑ حضرت موسیٰؑ سے) کہنے لگے کہ بھائی میری داڑھی اور سر کے بالوں کو نہ پکڑیے۔

(۲) معنوی لحاظ سے:

خُذُوا مَا آتَيْنَكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوا (۲/۹۳) — جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اسے قوت سے پکڑو اور (جو تمہیں حکم ہوتا ہے اسکو) سنو۔

۲- بَطَشَ: بمعنی کسی چیز کو غلبہ اور قوت سے پکڑنا (م-ل) یا کوئی چیز زبردستی سے پکڑنا یا لے لینا۔ (مف) ہے۔ سخت اور مضبوط گرفت۔ جابرانہ گرفت۔ سختی اور رعب سے پکڑنا (م-ق) اخذ کی طرح یہ لفظ بھی ظاہری اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ (۲۶/۱۳۰) — اور جب (کسی کو) پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو۔

۳- تَنَاوُش: نَاشَ بمعنی کسی چیز کو اتنی دور سے پکڑنا کہ اس تک ہاتھ پہنچ سکے۔ طلب کرنا (منجد) اور تناوش بمعنی کسی مطلوبہ چیز تک رسائی ہونا۔ دست رسی ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ (۳۴/۵۲) — اور (اب) اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لیے) کیونکر پہنچ سکتا ہے؟ (نیز دیکھیے پہنچنا)

۴- قَبَضَ: کسی چیز کو مٹھی میں پکڑنا اور قبضة بمعنی مٹھی آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ (۲۰/۹۶) — (سامری نے) کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی۔

۵- خطف: کسی چیز کو پکڑنا اور لے اڑنا۔ جلدی سے کوئی چیز پکڑنا اور چلتے بننا (فل ۱۷۰) اچک لے جانا۔ کسی (پرندے وغیرہ) کا کوئی چیز جلدی میں لے اڑنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ (۲۲/۳۱) — اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے۔

۶- سَطَا: بمعنی کسی پر حملہ کر کے اسے مغلوب کرنا (منجد) اور امام راغب کے نزدیک حملہ کے دوران سختی سے گرفت کرنا ہے (مف) اور سَطْوَة کے معنی البطش برفع الید، کسی پر ہاتھ اٹھا کر سخت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ۔ (۵/۳۳)

میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں۔

ماحصل: جلاء بمعنی کسی کو جلاوطن کرنا۔ اور نفی ینفوا بمعنی کسی کو ذلت اور رسوائی سے نکالنا ہے۔

۱۰ ــــــ جلدی کرنا

کے لیے سَرِعَ ۔ عَجِلَ اور اِسْتَعْجَلَ ۔ بَدَرَ اور فَوْرٌ ۔ سَّ اور سَوْفَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ سَرِعَ: جو کام کرنا ہو اس میں دیر نہ کرنا (مف) آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا سستی نہ کرنا۔ کام کو وقت پر یا ذرا پہلے کر لینا۔ اور یہ صفت محمود ہے اور اس کی ضد بَطَأَ یعنی دیر کرنا (بوجہ سستی وغیرہ) ہے۔ جہاں جلدی کرنا بہتر اور درست ہو وہاں کرنا (فق ل ۱۶۸) ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۲/۲۰۲)

یہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کے کاموں کا حصہ (یعنی اجر نیک تیار) ہے۔ اور خدا جلد حساب لینے والا اور جلد اجر دینے والا ہے۔

۲۔ عَجِلَ: کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرنا (مف) جلد بازی کرنا۔ اور صفت مذموم ہے۔ جہاں جلدی نہ کرنا چاہیے وہاں کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا (۱۷/۱۱)

اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔

اور اِسْتَعْجَلَ بمعنی کوئی چیز جلدی یا پیش از وقت طلب کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ (۱۳/۶)

اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے تم سے برائی کے جلد خواستگار یعنی طالبِ عذاب ہیں۔

۳۔ بَدَرَ: کسی کام کے سرانجام دینے میں جتنا وقت درکار ہو۔ اس وقت میں لپک کر کام کو پہلے کر لینا۔ حدیث میں ہے:

لَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

رکوع و سجود مجھ سے پہلے کرنے میں جلدی نہ کیا کرو۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور قرآن میں ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا (۴/۶)

اور نہ کھاؤ یتیموں کا مال ضرورت سے زیادہ اور حاجت سے پہلے۔

۴۔ فَوْر: فَارَ یعنی ابلنا اور جوش مارنا۔ اور فَوْر بمعنی بہت جلدی۔ کہا جاتا ہے رَجَعَ مِنْ فَوْرِهٖ ۔ وہ بلا توقف بہت جلدی واپس ہوا (منجد) یعنی فوراً اسی دم جوش کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی کے لحاظ سے دوسرے انسانوں کو وحی کرتا ہے۔ جیسے فرمایا:

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا (۱۹/۱۱) — تو زکریا نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہیں۔

حتیٰ کہ اس قسم کی وحی شیطان کی بھی ایک دوسرے کی طرف کرتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ (۶/۱۲۱) — اور شیطان اپنے رفیقوں کے دل میں بات ڈالتے ہیں کہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔

گویا وحی رحمانی بھی ہوتی ہے اور شیطانی بھی ہو سکتی ہے۔ وحی رحمانی ہمیشہ خیر پر مبنی ہوتی ہے اور جو وحی، وحی رحمانی کے خلاف ہو وہ شیطانی ہوتی ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں وحی سے مراد وہ تعلیم احکام اور انبائے غیب ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی برگزیدہ انسان (پیغمبر) کی طرف عام لوگوں کی رہنمائی کے لیے بھیجتے ہیں۔ اور اس کی تین صورتیں قرآن کریم میں مذکور ہیں۔(۱) اللہ تعالیٰ براہِ راست دل میں بات ڈال دے (۲) اپنا فرشتہ رسول کی طرف بھیجے اور (۳) پردہ کے پیچھے سے بات کرے (جیسے موسیٰؑ سے کی گئی) (۴۲/۵۱) تاہم ان میں سے عام مستعمل صورت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ کے ذریعہ انبیاء و رسل کے دل پر اپنا پیغام ڈال دیتے ہیں جو نبی کی زبان سے جاری ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲/۹۷) — کہہ دو کہ جو شخص جبریلؑ کا دشمن ہو (اس کو غصّہ سے مر جانا چاہیے) اس نے تو یہ پیغام اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر اتارا ہے۔

۲- اِلْهَام: بمعنی وہ بات جو اللہ تعالیٰ یا ملاء اعلیٰ کی جانب سے کسی کے دل میں ڈال دی جائے (مف) اور بمعنی سمجھ اور بصیرت عطا فرمانا۔ توفیق دینا (منجد) وحی کی طرح الہام بھی شیطانی ہو سکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ اس کا کسی آیت یا نص شرعیہ سے استدلال نہ ہو سکتا ہو۔ اسی لیے صوفیہ کے طبقہ کو چھوڑ کر کسی عالم کے نزدیک الہام قابل حجت نہیں ہوتا (م-م) وحی اور الہام میں فرق یہ ہے کہ ایک الہام کا اطلاق صرف ذوی العقول پر ہوتا ہے جبکہ وحی عام ہے۔ دوسرے یہ کہ الہام کا تعلق کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے ہوتا ہے جبکہ وحی میں بہت زیادہ وسعت ہے (م-م) ارشادِ باری ہے:

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (۹۱/۸) — پھر انسان کو بدی (سے بچنے) کی اور پرہیزگاری (اختیار کرنے) کی سمجھ دی۔

۳- اِلْقَاء: کا لغوی معنی صرف ڈالنا ہے۔ اور اَلْقٰى عَلٰى بمعنی تعلیم دینا (م-م) قرآن میں ہے:

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا (۵۴/۲۵) — کیا ہم سب میں سے اسی (پیغمبر) پر ہی نصیحت نازل ہونا تھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) کفر کے امام: فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ (۹/۱۲) — ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔

۵۔ نقیب: نَقَبَ بمعنی دیوار میں سوراخ کرنا۔ نقب لگانا۔ اور نَقَّبَ عَنِ الْاَخْبَار بمعنی خبروں کی تحقیق کرنا۔ اور نَاقَبَ بمعنی اپنے کارناموں پر فخر کرنا۔ اور نَاقِبٌ بمعنی کسی قوم کے حالات جاننے والا اور مَنْقَبَةٌ بمعنی شریفانہ کارنامہ۔ اور نَقِیْب بمعنی قوم کے حالات جاننے والا۔ قوم کا سردار، نمبردار قوم کا گواہ اور ضامن (مف۔ منجد) یہ لفظ بھی اچھے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا (۵/۱۲) — اور اللہ نے بنی اسرائیل سے مضبوط عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے۔

ماحصل: (۱) سَیِّد: کسی بڑی جماعت کا سردار۔ (اچھے مفہوم میں)

(۲) مَلَأ: سرکاری درباری حضرات اور قوم پر چھائے ہوئے لوگ (بُرے مفہوم میں)

(۳) رَهْط: ایک ہی قبیلہ کی ایک مختصر سی جماعت۔ شریر ٹولہ اور اس کا سردار۔

(۴) اِمَام: پیشوا۔ جس کی اقتدار کی جائے۔ اچھا ہو یا بُرا۔

(۵) نقیب: نمبردار اور ضامن۔ نگران۔

۱۴۔ سرد — سردی

کے لیے شِتَآء، صِرّ اور صَرْصَر، نَفْحَة اور زَمْهَرِيْر کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ شِتَآء: بمعنی سردی کا موسم (ضد صَیْف بمعنی گرمی کا موسم) اور شَتْوِيّ بمعنی موسم سرما کی بارش (منجد) ارشادِ باری ہے:

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ (۱۰۶/۱-۲) — قریش کو مانوس کرنے اور ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب۔

۲۔ صِرّ: صُرَّ النَّبَات بمعنی پودوں کو ٹھنڈی ہوا کا مار جانا (منجد) اور صِرّ بمعنی سخت سردی پالا۔ کہر (پنجابی ککر) ارشادِ باری ہے:

كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ (۳/۱۱۷) — اس کی مثال ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو ایسی قوم پر جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے چلے اور اسے تباہ کر دے۔

۳۔ صَرْصَر: بمعنی سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا۔ سناٹے کی ہوا جو ٹھنڈی اور تیز بھی ہو اور آواز بھی پیدا کرے۔ سائیں سائیں کرنے والی شدید ٹھنڈی ہوا (م۔ ق) ارشادِ باری ہے:

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ — رہے عاد تو ان کا تیز اور ٹھنڈی ہوا سے ستیاناس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (۳/۱۸۵) تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

۲۔ اَلسَّاعَۃ: سَاعَۃ بمعنی گھڑی۔ اور اَلسَّاعَۃ مخصوص گھڑی۔ قرآن کریم میں اَلسَّاعَۃ سے مراد بالعموم وُہ گھڑی ہے جب پہلی دفعہ صور پھونکا جائے گا۔ ارشادِ باری ہے:

اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا۔ (۶/۳۱) جب ان پر قیامت ناگہاں آموجود ہوگی تو بول اٹھیں گے کہ (ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی۔

۳۔ يَوْمُ الدِّيْنِ: وُہ دن یا دور جس میں ہر ایک کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال کی سزا و جزا دی جائیگی۔ روزِ مکافات۔ اعمال کا بدلہ ملنے کا دن۔ قیامت۔ قرآن میں ہے:

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۱/۴) وُہ اللہ جزا و سزا کے دن کا مالک ہے۔

۴۔ يَوْمُ الْخُرُوْجِ: قبروں سے باہر نکل آنے کا دن۔ دوسرے نفخہ صور کے ساتھ ہی مردے قبروں سے زندہ ہو کر باہر نکل کھڑے ہوں گے۔ ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ۔ (۵۰/۴۲) جس دن لوگ چیخ یقیناً سُن لیں گے۔ وہی نکل پڑنے کا دن ہے۔

۵۔ يَوْمُ الْحِسَابِ: لوگوں کے اعمال کے حساب کتاب کا دن۔ محاسبہ کا دن۔ اور یہ حساب لینے کا کام خود اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (۸۸/۲۶) بلاشبہ انہیں ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے پھر ہمیں ہی اُن سے حساب لینا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (۳۸/۱۶) اور کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں ہماری چٹھی حساب کے دن سے پہلے ہی دیدے۔

۶۔ يَوْمُ الْفَصْلِ: جُدا ہونے کا دن۔ مومنوں اور کافروں کے الگ الگ ہونے کا دن۔ اور یہ کام حساب کے فیصلہ کے بعد ہوگا۔ اہل جنت اور اہل دوزخ الگ الگ ہو جائیں گے۔ ارشادِ باری ہے:

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ (۷۷/۳۸) یہی فیصلہ کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور تمہارے پہلوں سب کو اکٹھا کر لیا ہے۔

۷۔ غَاشِيَة: غَشِيَ بمعنی ایک چیز پر دوسری چیز کا چھا کر اسے ڈھانپ لینا۔ اور غشی ایسی حالت کو کہتے ہیں جبکہ انسان کے ہوش و حواس زائل ہو جائیں۔ غَاشِيَة بمعنی وُہ چیز جس کی ہیبت ہر ایک پر چھا جائے گی۔ ہوش و حواس گم کر دینے والی۔ ارشادِ باری ہے:

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔ (۸۸/۱) بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ طِیْن: بمعنی گیلی مٹی مگر اس میں بھوسہ نہ ہو (ف ل ۳۱) خواہ اس سے پانی کی رطوبت ختم ہو جائے تو بھی اس سوکھے کیچڑ کو طین ہی کہا جائے گا۔ ارشادِ باری ہے:

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ (۳۲/۷) — اور اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش گیلی مٹی سے شروع کی۔

۳۔ لَازِب: ہاتھ سے چپک جانے والی مٹی (منجد) چپکدار اور لیسدار مٹی (ف ل ۲۶۸) ارشادِ باری ہے:

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ (۳۷/۱۱) — ہم نے انھیں چپکتے گارے سے بنایا ہے۔

آیت بالا میں لَازِب کا لفظ محض طین کی صفت کے طور پر نہیں آیا۔ بلکہ لَازِب کے معنی ہی چپکدار اور لیسدار مٹی ہے جیسا کہ حوالہ سے ظاہر ہے۔

۴۔ حَمَا: بمعنی بدبودار کیچڑ۔ جب کیچڑ سیاہی مائل رنگت اختیار کرنے لگے اور اس سے بدبو آنے لگے (ف ل ۲۶۹) حَمَا الْبِئْرَ اس نے کنویں میں سے سڑی ہوئی سیاہ مٹی نکالی۔ اور حَمَا الْمَاءُ بمعنی پانی سیاہ مٹی میں مل گیا (م ۔ ق)

۵۔ صَلْصَال: جب سیاہ بدبودار کیچڑ بالکل خشک ہو جائے اور تھوڑی سی ضرب سے آواز دینے یا بجنے لگے تو یہ صلصال ہے (ف ل ۲۶۸) ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۱۵/۲۶) — اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سنے ہوئے گارے سے پیدا کیا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (۵۵/۱۴) — اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھنانے والی مٹی سے پیدا کیا۔

۶۔ فَخَّار: بمعنی ٹھیکرا۔ پکی ہوئی مٹی (منجد) یعنی ایسی پکی ہوئی مٹی یا مٹی کے برتن جو کھنکھنانے اور بجانے سے ٹن سے بجیں۔ اور فخاری بمعنی کمہار جو مٹی کے برتن وغیرہ بنا کر پھر آوہ میں پکا کر انھیں تیار کرتا یا بیچتا ہے (منجد) انسان کی پیدائش بالآخر ایسی ہی مٹی سے ہوئی جیسا کہ آیت بالا سے ظاہر ہے۔

۷۔ صَعِیْد: صَعَدَ بمعنی اوپر چڑھنا۔ اور صعید بمعنی زمین کا بالائی حصہ اور اس پر موجود گرد و غبار جو اوپر چڑھ جاتا ہے (مف) ہر ہموار زمین صَعِیْد ہے (فل ۱۶) اور بمعنی وجہ الارض یعنی زمین کی اوپر کی مٹی اور گرد و غبار وغیرہ (م ۔ ل) ارشادِ باری ہے:

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (۵/۶) — پھر اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

۸۔ سُلٰلَة: بمعنی خلاصہ۔ نچوڑ۔ کار آمد حصہ۔ کسی شے سے نکالی ہوئی چیز (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ (۲۳/۱۲) — اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔

۹۔ ثَرٰی: زمین کے انتہائی گہرے حصہ کی گیلی مٹی۔ نمدار مٹی (ف ل ۳۱، ۲۶۷) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۔ (۱۸/۶)

ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو گے۔

۵۔ دَمَّرَ : دَمَرَ بمعنی کسی کے گھر میں بغیر اجازت بُرے ارادہ سے داخل ہونا (منجد) اور دَمَّرَ علی چیز پر دفعتہً ہلاکت لا ڈالنا (مف)

فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا (۱۷/۱۶)

ان لوگوں نے اس بستی میں سرکشی کی تو ان پر (حسبِ دستور عذاب کی) بات واجب ہو گئی۔ سو ہم نے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

۶۔ دَمْدَمَ : الشیءَ بمعنی کسی چیز کو زمین سے چپکا دینا۔ اور دمدم اللہ علیھم بمعنی خدا نے انہیں ہلاک کر دیا۔ ملیامیٹ کر دیا (منجد) ارشاد باری ہے :

فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا (۹۱/۱۴)

تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔

۷۔ تَبَّبَ : تَبَّ دعائیہ کلمہ ہے۔ تَبًّا لَّکَ کہنا یعنی تیرے لیے ہلاکت ہو۔ اور لغوی معنی ٹوٹنا۔ کٹنا یا ہلاک ہونا ہے۔ اور تَبَّبَ میں تکرار لفظی سے تکرار معنوی مقصود ہے۔ یعنی مسلسل تباہی کی طرف قدم ہونا (مف) ارشادِ باری ہے :

وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ (۱۱/۱۰۱)

اور ان کے (جھوٹے معبود) ان کی مسلسل تباہی میں اضافہ کے سوا کچھ بھی نہ کر سکے۔

۸۔ تَبَّرَ : غارت کر دینا۔ تہس نہس کر دینا۔ نیست و نابود کر دینا۔ (مف۔ منجد) اور تَبَار بمعنی ہلاکت۔ تباہی۔ ارشاد باری ہے :

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا (۲۵/۳۹)

اور ہم نے اسے (سمجھانے کے لیے) سب کی مثالیں پیش کر دیں کہ ان سب کو ہم نے تہس نہس کر دیا۔

۹۔ بَارَ (مصدر بَوْرًا اور بَوَارًا) بمعنی کسی فرد غلتی مال کا بہت زیادہ مندا پڑنا اور ہلاکت کے قریب پہنچنا۔ یعنی کَسَدَ حَتّٰی فَسَدَ۔ آہستہ آہستہ تباہی کی طرف چلتے جانا (مف) آہستہ آہستہ راس المال کا کم ہوتے ہوتے تباہ ہو جانا۔ قرآن میں ہے :

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ (۳۵/۲۹)

اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہ ہو گی۔

۱۰۔ اَسْحَتَ، سُحْت بمعنی حرام کمائی اور رشوت (مف) سَحَتَ بمعنی مال حرام کمایا۔ اور اَسْحَتَتِ التِّجَارَةُ بمعنی تجارت کے مال میں کھوٹ اور حرام کا مل جانا اور اُسْحِتَ بمعنی مال کا محتاج ہونا۔ مال کا تباہ ہونا (منجد) اور اَسْحَتَ بمعنی بیخ و بن سے اکھیڑ دینا (مف) گویا اَسْحَتَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافۃ وخلوفاً بے وقوف ہونا۔ اسلام کی عادت کو چھوڑ دینا۔ (٧/١٦٨)

٣٦- خار۔ یخیرُ۔ خیرًا۔ صاحب خیر ہونا (٣/٢٦)

خِیَرَۃً، خِیَرَۃً وخِیَرًا۔ پسند کرنا۔ اختیار کرنا۔ رکھنا (٢٨/٦٨)

٣٧- دعا یدعُو دُعاءً۔ پکارنا۔ دُعا کرنا (٢/٢٨)

دعوۃً ومدعاۃ۔ کھانے پر بلانا (٣٣/٥٣)

٣٨- دنی۔ یدنُوا۔ دُنُوًا۔ نزدیک ہونا (٥٣/٨)

دنی یدنی دنًا ودنایۃً۔ گھٹیا اور ردی ہونا (٢/٦١)

٣٩- دان یدین دینًا۔ کسی کو قرض دینا (٤/١١)

دِینًا ودِیانۃً۔ محکوم ہونا۔ عبادت چاہنا۔ ذلیل کرنا۔ دین اسلام قبول کرنا (١٦/٥٢)

٤٠- ذلّ یذِلّ۔ ذُلًّا وذِلّۃً وذِلالۃً (فاذلیل) بے عزت ہونا۔ (٢/١١٢)

ذِلًّا وذُلًّا —— (فاذلول) آسانی سے مطیع ہو جانا۔ (٢/٧١)

٤١- رفع۔ یرفع رفعًا۔ بلند کیا۔ عزت دی (٢/٢٥٣)

رفُع یرفُع رِفعۃً ورفاعۃً اونچے قدر والا ہوا (٤٠/١٥)

٤٢- راح۔ یرُوح۔ رواح۔ پچھلے پہر آنا۔ جانا یا کوئی کام کرنا۔ (١٦/٦)

راح۔ یراح۔ راحۃً۔ راحت پانا (٥٦/٨٩)

راح۔ یریح۔ ریحًا۔ کسی چیز کی بو پانا (١٢/٩٤)

راح۔ یراح۔ ریحًا۔ ہوا کا تیز چلنا (٣٤/١٢)

٤٣- زار۔ یزُور۔ زورًا وزیارۃً۔ کسی کو ملنے اور دیکھنے جانا (١٠٢/٢)

زوِر۔ یزوَر زورًا۔ جھکنا اور ٹیڑھا ہونا (١٨/١٧)

٤٤- سخِر۔ یسخر۔ سخرًا۔ مذاق اڑانا۔ ٹھٹھا کرنا (٩/٨٠)

سخَر۔ یسخر۔ سُخریًا۔ بے گار میں لینا۔ تابعدار بنانا (٤٣/٣٢)

٤٥- سفَر۔ یسفُر۔ سُفُورًا۔ سفر کو نکلنا (صبح کا) روشن ہونا (عورت کا) چہرہ کھولنا۔ (٧٤/٣٤)

سفر۔ یسفِرُ۔ سفرًا وسفارۃ سفیر بننا۔ لوگوں میں صلح کرانا۔

٤٦- ساد۔ یسُود۔ سُودًا وسیادۃً۔ بزرگ ہونا۔ قوم کا سردار ہونا (٣٣/٦٧)

سوِد۔ یسود۔ سوَدًا واسوِدادًا سیاہ ہونا (٢/١٨٧)

٤٧- شعِر یشعُر۔ شعرًا۔ بال لمبے اور زیادہ ہونا (١٦/٨٠)

شعَر۔ یشعُر۔ شِعرًا شعر کہنا (٣٦/٦٩)

شعُر۔ یشعُر۔ شعرًا وشعُورًا وشعُورۃً۔ معلوم کرنا۔ شعور رکھنا۔ سمجھنا (٢/٩)

٤٨- شہِد۔ یشہد۔ شہودًا۔ موجود ہونا۔ حاضر ہونا۔ کسی چیز کا معائنہ کرنا (٢/١٨٥)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ